باب
5

پاکستان میں مجسمہ سازی اور آرکیٹیکچرل ریلیف کی تاریخ
History of Sculpture and Architectural Relief in Pakistan

یہ باب قدیم دور سے لے کر موجودہ تاریخی یادگاروں تک مجسموں اور آرکیٹیکچر ل ریلیف کی کچھ مثالوں پر روشنی ڈالتا ہے۔اس میں پاکستان کے دوممتاز مجسمہ سازوں اوراس شعبے میں ان کی خدمات کو بھی پیش کیا گیا ہے۔

5.1 وادیِ سندھ سے ملنے والی مہریں (Seals)

مہر موم، مٹی اور کاغذ جیسی سطحوں پر نشانات نقش کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے اس پر ڈیزائن کندا ہوتا ہے اور یہ ریلیف مجسمے کی صورت ایک صورت ہوتی ہے۔ وادیِ سندھ میں کھدائی کے دوران ملنے والے نوادرات میں مہریں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس دور میں مہریں تجارتی مقاصد، ڈاک ٹکٹوں کے طور پر، پیغامات کی ترسیل کے لیے، یا انفرادی دستخط کے طور پر استعمال کی جاتی ہوں گی۔

اس دور میں مہروں کو مربع، مستطیل، دائرے، بیضوی، سلنڈر اور ڈسک کی شکل میں تراشا گیا تھا۔ ان کا سائز ایک انچ سے 25.1 انچ سے بھی کم تھا۔ یہ اپنے چھوٹے سائز کی وجہ سے وادیِ سندھ کے دیگر دستکاریوں کے مقابلے میں صدیوں بعد بھی اچھی حالت میں محفوظ ہیں (شکل 5.1)۔ان کو مختلف پتھروں مثلاً سٹیٹائٹ پتھر، چونا پتھر اور سنگِ مرمر میں بنایا گیا تھا۔ ملنے والی زیادہ تر مہریں سٹیٹائٹ میں کھدی ہوئی ہیں کیوں کہ اسے آسانی سے تراشا جا سکتا ہے۔ پتھر کو کاٹنے اور تراشنے کے لیے دھات کے اوزار استعمال کیے جاتے تھے۔ نقش و نگار کے بعد، پتھر کو کیمیائی مرکب الکلی Alkali سے ڈھانپ دیا جاتا تھا اور پھر چمک پیدا کرنے کے لیے گرم کیا جاتا تھا۔

شکل 5.1: مہریں اور ان کے نقوش

Web version of PCTB textbook

وادیِ سندھ سے ملنے والی زیادہ تر مہروں کا ڈیزائن دو حصوں پر مشتمل ہے، ایک میں تصویر اور دوسرا تحریر پر مبنی ہے۔ کچھ مہروں میں علامتی شکلیں بھی ہیں جیسے دائرے اور نقطے، لکیری نمونے، کرس کراس پیٹرن یا پیپل کے پتے وغیرہ۔ مہر کے پچھلے حصے میں ایک سوراخ ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسے انگوٹھی کی طرح پہنا جاتا ہوگا یا پھر لٹکایا جاتا ہوگا۔

کندہ کی ہوئی تصاویر جانوروں کے قدرتی اجسام اور بعض اوقات اسٹائلائزڈ انسانی جسموں پر مشتمل ہیں۔ جن جانوروں کو دکھایا گیا ہے ان میں شیر، ہاتھی، ایک سینگ والا ہندوستانی گینڈا، خرگوش، مگرمچھ، ہرن، براہمن بیل، یونیکارن اور بہت سے جانوروں کی شکلیں شامل ہیں۔

مہر پر ایک یونیکارن کی عکاسی

اس مہر پر ایک سینگ والے بیل کو بنایا گیا ہے، جسے یونیکورن کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ جانور زیادہ تر مہروں میں بنایا گیا ہے (شکل 5.2)۔ ایک ہی سینگ کے ساتھ اس جانور کی یک طرفہ (Profile View) عکاسی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس وقت کا فن کار بھی پرسپیکٹیو (Perspective) کے اصولوں سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ سینگوں کی اوورلیپنگ (Overlapping) دِکھانے میں بھی ماہر تھا۔ یہ مہر ایک قدرتی انداز میں تراشی گئی ہے جس میں منحنی خطوط، شکلیں اور پٹھوں کے اُبھار کو سیدھی سطح پر مہارت سے تراشا گیا ہے۔ مہروں کے اوپری حصے پر ایک تحریر موجود ہے جس کی زبان کو ابھی تک سمجھا نہیں جاسکا۔

شکل 5.2: ایک یونیکورن کی عکاسی کرنے والی مہر

تین سر والے جانور کے ساتھ مہر

موہنجودڑو (شکل 5.3) سے ایک مربع شکل کی مہر دریافت کی گئی ہے جس میں تین سروں والے جانور کی تصویر کشی کی گئی ہے، جو سرمئی بھوری رنگ کے اسٹیٹائٹ میں کھدی ہوئی ہے۔ دکھائے گئے تین جانور بیل، یونیکارن اور ہرن ہیں، یہ سب دوسری مہروں الگ الگ بنائے گئے ہیں جبکہ اس مہر میں ان تینوں کے سر ایک ہی دھڑ کے ساتھ دِکھائے گئے ہیں۔ اس پُراسرار جانور کے ساتھ تحریر کی دو سطریں بھی موجود ہیں۔

شکل 5.3: ایک تین سر والے جانور کے ساتھ مہر

Web version of PCTB textbook

مہر پر ایک یوگی کی عکاسی

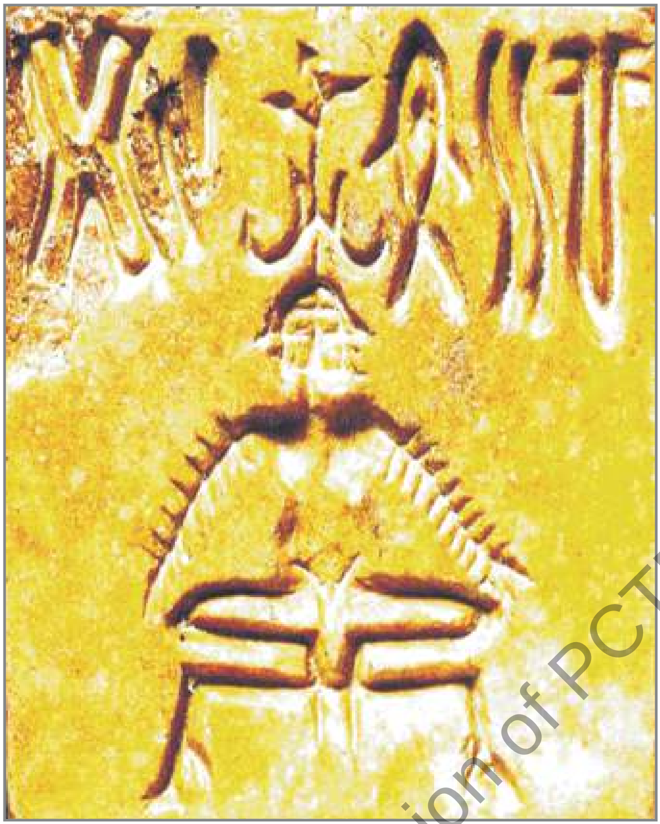

شکل 5.4: ایک یوگی شکل کے ساتھ مہر

ایک مربع شکل کی مہر پر ایک یوگی کی عکاسی کی گئی ہے (شکل 5.4)۔نشست دار پوزیشن میں یوگی تخت پر براجمان نظر آتا ہے۔اس مہر میں جانوروں کی قدرت سے قریب عکاسی نظر نہیں آتی بلکہ انسانی جسم کو اسٹائلائزڈ یعنی سجاوٹی انداز میں تراشا گیا ہے جس میں جسمانی پٹھوں اور قدرتی ساخت کو نہیں دِکھایا گیا۔ چوڑیوں سے ڈھکے ہوئے دونوں بازو گھٹنوں پر رکھے معلوم ہوتے ہیں، جب کہ گھٹنوں کو تخت کے کناروں سے باہر نکلتے ہوئے بنایا ہے۔سر کو ٹوپی نما کسی شے سے ڈھکا گیا ہے جس کے دونوں طرف بھینسے کے مڑے ہوئے سینگوں کو بنایا گیا ہے جس میں دو عمودی لکیریں اور تین پیپل کے پتے مرکزی حصے سے ابھرتے ہوئے دِکھائے گئے ہیں۔ پوری مجسمہ سازی کی ساخت متوازن شکل میں ہے۔سر کے لباس کے دونوں اطراف میں تحریر موجود ہے جس کی زبان کو ابھی سمجھا نہیں جاسکا۔ یہ مہر پیلے سٹیٹائٹ میں کھدی ہوئی ہے۔

5.2 راہب بادشاہ کا مجسمہ (Priest King)

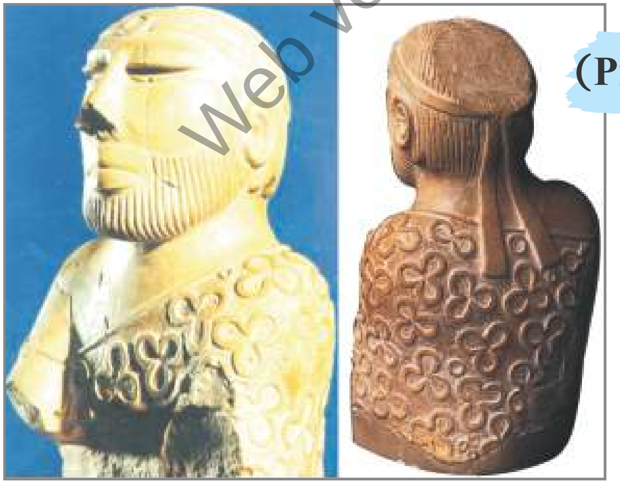

شکل 5.5: پریسٹ کنگ،

وادیِ سندھ کی تہذیب میں پائے جانے والے کچھ گول مجسمے اپنی کارآمد تکنیک کی وجہ سے کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ان میں استعمال ہونے والا مواد زیادہ تر سٹیٹائٹ، الاباسٹر اور چونا پتھر تھا۔چونے کے پتھر میں کندہ کردہ بہترین مثالوں میں سے ایک مجسمہ ہے جسے کچھ مورخین نے راہب بادشاہ (Priest King) (شکل 5.5) کا نام دیا ہے۔

Web version of PCTB textbook

یہ مجسمہ کندھوں اور سر پر مشتمل ہے۔ آنکھیں آدھی کھلی بنائی گئی ہیں جو شاید اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ مراقبہ کی حالت میں دِکھایا گیا ہے۔ سر اور داڑھی پر بال لکیری پیٹرن میں تراشے گئے ہیں، جبکہ ہونٹوں کے اوپر مونچھوں کو صاف دِکھایا گیا ہے۔ ناک لمبی اور براہ راست پیشانی سے جڑی دِکھائی گئی ہے۔ ہونٹ چوڑے اور پیشانی نیچی ہے۔ سر پر بندھا ہوا ایک بینڈ معزز حیثیت کی گواہی دے رہا ہے۔ کان سادہ انداز میں بنائے گئے ہیں جب کہ ان میں بالی کے لیے ایک سوراخ نمایاں ہے۔ کندھے پر جو شال بنائی گئی ہے اس پر تین پتی پھول (Trefoil Pattern) کی کڑھائی کی گئی ہے۔ ایک کندھا شال سے ڈھکا ہوا اور دوسرا خالی دِکھایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر لباس مذہبی لگاؤ کو ظاہر کر رہا ہے۔

5.3 گندھارا تہذیب سے ملنے والا گوتم بدھ کا مجسمہ (فاقہ کی حالت میں)

گندھارا تہذیب سے وابستہ بدھ آرٹ کشان دور میں اپنے عروج پر پہنچا۔ اس دور میں بہت سے مجسمے بنائے گئے جن میں بیشتر مجسمے گوتم بدھ کے تھے۔ ان میں مہاتما گوتم بدھ کو ہمیشہ ہاتھوں اور پیروں کی ایک خاص پوزیشن میں بیٹھے ہوئے یا جامد حالت میں کھڑا دکھایا گیا ہے۔ گندھارا آرٹ (شکل 5.6) میں دو قسم کے مجسمے پائے گئے ہیں۔

1۔ ہائی (High) ریلیف (پس منظر کی سطح کے ساتھ منسلک مجسمے جو سامنے سے زیادہ ابھرے ہوتے ہیں اور گول مجسمے جیسے دیکھتے ہیں)

2۔ لو (Low) ریلیف (پس منظر کی سطح سے جڑے کم ابھرے مجسمے)

مجسمے خانقاہوں اور اسٹوپوں (Stupas) میں رکھے گئے تھے، اور فنِ تعمیر کو سجانے یا عبادت کی غرض سے بنائے گئے تھے۔

شکل 5.6: گندھارا تہذیب سے ملنے والا مہاتما گوتم بدھ کا مجسمہ

مہاتما گوتم بدھ کا مجسمہ گندھارا آرٹ کی بہترین مثالوں میں سے ایک ہے۔ اس کی پیمائش 84 سینٹی میٹر ہے اور اسے لاہور کے عجائب گھر میں نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔

مجسمہ میں مہاتما گوتم بدھ کو روشن ضمیری کی تلاش کے دوران میں فاقے کی حالت میں دکھایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تلاش اور فاقہ کشی کے نتیجے میں ان کا جسم کمزور ہو گیا، اور ان کی ہڈیاں بہت نمایاں ہو گئیں، خاص طور پر پتلی جلد اور گوشت کے نیچے پسلیوں کا پنجر. آخر کار پینتیس سال کی عمر میں انھوں نے روشن ضمیری کو پا لیا۔ اس مجسمہ میں انسانی جسم کی حقیقت پسندانہ اعکاسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور کے مجسمہ ساز انسانی ہڈیوں اور ڈھانچے کا کس قدر مطالعہ رکھتے تھے۔

اس مجسمے میں مہاتما گوتم بدھ یوگی پوز میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ گود میں رکھے ہوئے ہیں۔ بیٹھنے کا یہ انداز دھیان مدرا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سر کے پچھلے حصے میں بنایا گیا ہالہ عزت اور وقار کی علامت ہے۔ گوتم بدھ کے سر پر بنے بالوں کے جوڑے کو اشنیشا (Ushnisha) اور بھنوؤں کے درمیان ایک نشان کو ارنا (Urna) کہا جاتا ہے۔ مہاتما بدھ کے چہرے کو داڑھی کے ساتھ دِکھانا ایک نایاب مثال ہے۔

eb version of PCTB textbook

اس سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ فاقے کے دوران میں اپنے جسم کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیتے تھے۔ اس مجسمے میں کانوں کو لمبا اور لٹکا ہوا دِکھایا گیا ہے جب کہ آنکھیں اس قدر دھنسی ہوئی بنائی گئی ہیں کہ وہ کالے گہرے کھڈوں کی صورت دِکھائی دیتی ہیں۔ ایک کپڑا ان کی ٹانگوں کو ڈھانپ رہا ہے، جب کہ دوسرا کپڑا بازوؤں پر پیٹھ کے چاروں طرف سے لٹکا ہوا ہے۔ وہ چبوترہ جس پر مہاتما گوتم بدھ براجمان دِکھائے گئے ہیں اس پر لو (Low) ریلیف کی صورت میں عبادت گزاروں کے اجسام کی عکاسی کی گئی ہے۔

5.4 مکلی قبرستان یا مکلی پہاڑی (Makli Hill)

ٹھٹھہ (سندھ)، پاکستان کے قریب مکلی پہاڑی دنیا کے سب سے بڑے قبرستانوں میں سے ایک ہے جس میں مشرق وسطیٰ کے تاریخی مقبروں کا ایک شاندار مجموعہ موجود ہے۔ چودھویں سے اٹھارویں صدی عیسوی تک، ٹھٹھہ میں رہنے والے مقامی شاہی خاندان مکلی پہاڑی کو قبرستان کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

''سمہ خاندان'' نے 190 سال سے زائد عرصے تک یعنی 1333ء سے 1524ء تک سندھ پر حکومت کی جو اس وقت ایک آزاد مملکت تھی۔ اس خاندان کے جام نظام الدین کا دورِ نہ صرف سب سے طویل (1461ء تا 1508ء) تھا بلکہ اسے سندھ کی تاریخ کا سب سے شاندار دور سمجھا جاتا ہے۔

یکے بعد دیگرے تمام حکمرانوں نے اس قبرستان کی مختلف قبروں کے تعمیراتی ڈیزائن کو تشکیل دیا۔ تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار خاص لوگوں کو وہاں دفن کیا گیا جن میں بادشاہ، ملکہ، معلم، برگزیدہ اور معتبر شخصیات شامل تھے۔ قبروں کے علاوہ اس پہاڑی پر مساجد، مندر، سوئمنگ پول، تعلیمی ادارے، مخطوطات، تفریحی ہال (شکل 5.7 سے 5.12) بھی موجود ہیں۔

" جام نظام الدین سمو (سلطان نظام الدین شاہ) بھی دوسرے سمہ حکمرانوں کی طرح ٹھٹھہ کے قریب مکلی پہاڑی کے تاریخی قبرستان میں مدفون ہیں۔ ان کا مقبرہ فنِ تعمیر کا ایک مثالی نمونہ ہے۔ اس مقبرے کی دیواریں پرندوں کی ایک قطاروں، سورج مکھی کے پھول، کنول کے پھول اور کھڑکیوں سے سجائی گئی ہیں۔ سجاوٹ کا یہ انداز قدیم سندھ کے شاندار ماضی کی علامت ہے" (شکل 5.7)۔

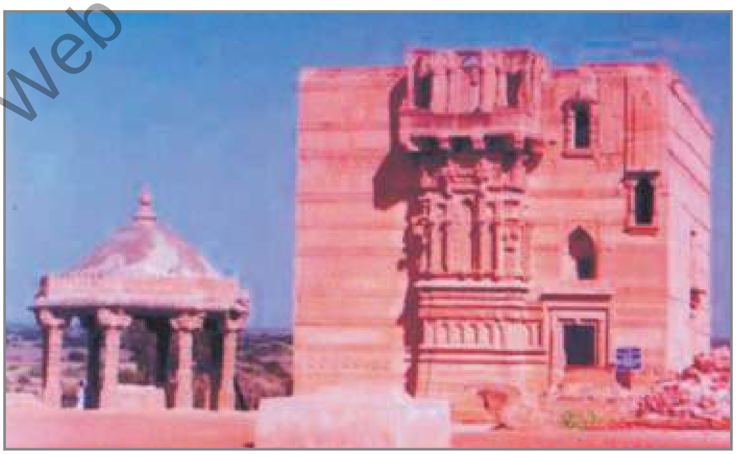

شکل 5.7: نظام الدین سمو کا مقبرہ، مکلی پہاڑیاں، ٹھٹھہ، پاکستان

Web version of PCTB textbook

پتھر سے تعمیر کردہ مقبروں کی اس وقت کے حکمران کے مطابق تخلیق کے چار مختلف ادوار میں درجہ بندی کی گئی۔ کچھ قبریں لمبے کالموں پر مشتمل ہیں، جب کہ دوسروں کو محرابوں سے سجایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر، پہاڑی مختلف آرکیٹیکچرل شکلوں کا ایک مجموعہ ہے۔

کچھ قبروں پر قرآنی آیات کندہ ہیں، جب کہ کچھ ڈھانچے ہندو تعمیراتی عناصر کو ظاہر کرتے ہیں۔

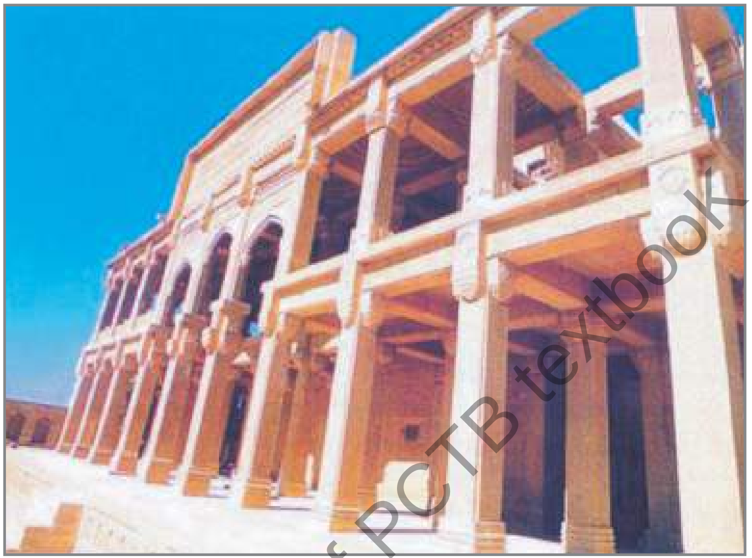

شکل 5.8: مکلی پہاڑی پر کالموں پر مشتمل ایک عظیم الشان عمارت

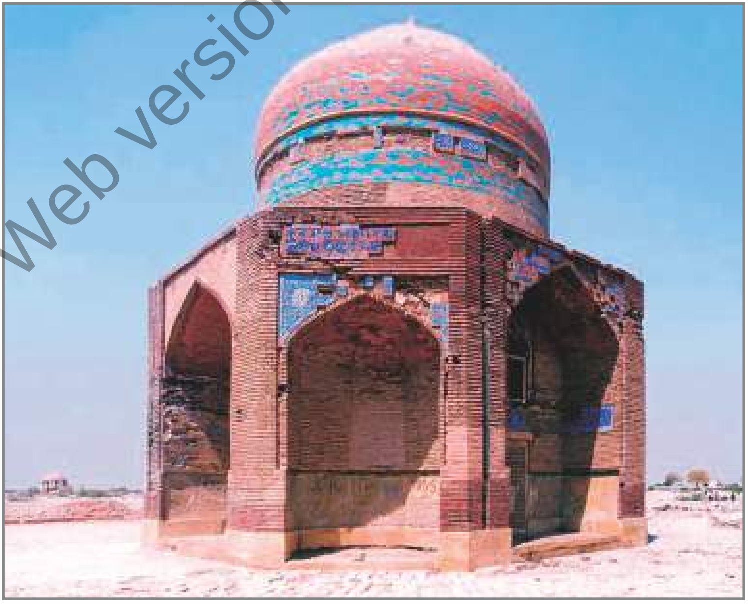

شکل 5.9: مکلی پہاڑی پر ایک مقبرہ

Web version of PCTB textbook

خاکہ 5.10: مکلی پہاڑی پر مقبرے کا اندرونی حصہ

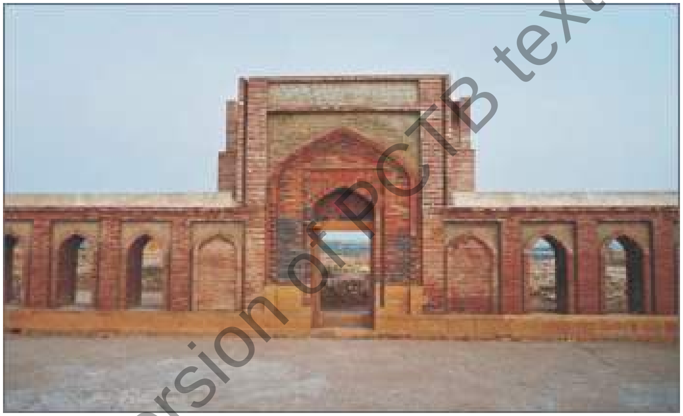

شکل 5.11: ایک مقبرے کی بیرونی دیوار

شکل 5.12: مکلی پہاڑی پر دیوان صفا خان کی قبر پر خطاطی کا نمونہ

Web version of PCTB textbook

5.5 چوکنڈی مقبرے

چوکنڈی مقبرے شاندار تعمیر شدہ قبروں کی ایک اور مثال ہے۔ یہ کراچی کے قریب واقع ہیں۔ یہ قبریں ریتلے پتھر سے تعمیر شدہ ہیں جو پیچیدہ ڈیزائن اور نقاشی سے آراستہ کی گئی ہیں، اور قابلِ ذکر طور پر اچھی حالت میں محفوظ ہیں۔ (شکل 5.13 سے 5.18)

''چوکنڈی مقبرے عام طور پر سندھ کے جوکھیو اور بلوچ قبائل سے منسوب ہیں اور پندرھویں اور انیسویں صدی عیسوی کے درمیان تعمیر کیے گئے تھے۔ چوکنڈی کا لفظی مطلب چار کونے ہے۔ یہ مقبرے زرد ریتلے پتھر (Sand Stone) سے بنائے گئے ہیں جو ٹھٹھ کے قریب ایک ریلوے اسٹیشن جنگ شاہی سے حاصل کیے گئے تھے۔

شکل 5.13: چوکنڈی مقبروں کا ایک منظر

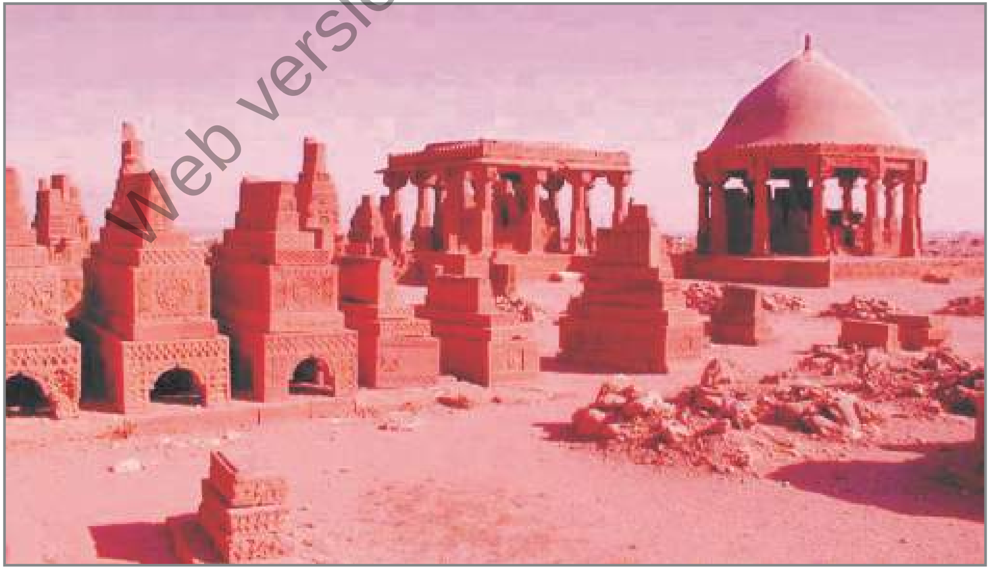

شکل 5.14: چوکنڈی مقبروں کا ایک نظارہ

Web version of PCTB textbook

سب سے زیادہ متاثر کن قبریں مصری اہرام کی طرح دِکھائی دیتی ہیں۔ وہ شکل میں مستطیل ہیں ۔ قبروں کی پوری سطح پر بنے جیومیٹرک ڈیزائن غیر معمولی ہیں۔ جیومیٹرک ڈیزائنوں میں پیچیدہ نقش و نگار منفرد ہیں اور ان کی نفاست لکڑی کی نقاشی کا تاثر دیتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آج کل سندھ اور بلوچستان میں بنائے جانے والے ٹیکسٹائل پیٹرن، زیورات اور لکڑی کی نقاشی میں بھی یہی ڈیزائن پائے جاتے ہیں۔ یہ مقبرے صرف سندھ اور بلوچستان میں پائے جاتے ہیں جو مکران کے ساحل پر دریائے سندھ کے کنارے سیہون شریف تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ہیدان، لسبیلہ جیسے مقامات میں اور ملیر، ڈنبلوٹ اور میر پور ساکرو میں پرانی ٹرنک روڈ کے ساتھ واقع مقبرے زیادہ خوبصورتی سے تراشے گئے پتھر سے تعمیر کیے گئے ہیں۔ کئی مقبرے دریائے سندھ کے مشرق کی جانب گجو، تھریا، سونڈہ اور سیہون شریف میں بھی ملے ہیں۔

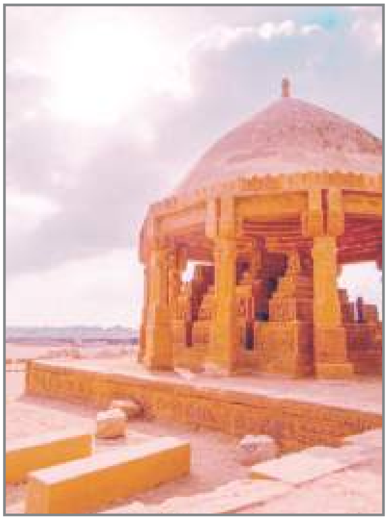

شکل 5.15: ایک پتھر پویلین کے نیچے چوکنڈی مقبرے

بہت سے مقبرے خوبصورت جیومیٹرک ڈیزائن اور پھولدار نقش و نگار سے آراستہ کیے گئے ہیں ۔ جیسے دائرے اور آٹھ کونے حصار میں بنے کراس، مربع ، پانچ کونیے یا مخمس (Pantagons)، چھ کونیے یا مسدس (Hexagon)، ستارے کی شکل کے ڈیزائن ،شیورون لائنیں، پٹی دار نمونے اور تعویذ نما ڈیزائن قبروں پر بنائے گئے ہیں۔ کچھ مورخین نے لکھا ہے کہ کچھ قبریں انسانوں اور مختلف مناظر کی تصویر کشی سے آراستہ کی گئیں تھیں مثلاً شکار کے مناظر، زیورات کی عکاسی، جنگی ہتھیاروں کی تصاویر جو دیکھنے والوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی تھیں کہ کون سی قبر کسی جنگ جُو کی ہے یا دست کار کی ہے۔ ایسی قبریں تقریباً نا پید ہو چکی ہیں۔

کچھ جگہوں پر چھتری نما گنبد (Canopies) بھی پائے گئے ہیں (شکل 5.19)، جن میں سے ایک کا نقشہ مربع شکل میں ہے اور یہ آٹھ ستونوں والا ہے، ستونوں کے اوپر اور اس پر ایک گول گنبد نما چھت بنائی گئی ہے۔ جس کے اوپر ایک قبہ بھی نصب ہے۔ ستون آٹھ کونیے ہیں اور شیورون پیٹرن اور چار بریکٹوں کے ساتھ سجائے گئے ہیں ان بریکٹوں کو بھی سجایا گیا ہے۔ تراشے ہوئے ڈرپ اسٹون اور پیراپیٹ بھی چھتری کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔

شکل 5.16: چوکنڈی مقبرے

Web version of PCTB textbook

شکل 5.17: چوکنڈی مقبروں پر تراشے گئے پیچیدہ نقش ونگار

شکل 5.18: حیرت انگیز تراشے ہوئے پتھروں کا قریبی منظر

Web version of PCTB textbook

شکل 5.19: مربع شکل کے بنیادی نقشے پر بنے چھتری نما گنبد، ذوالفقار علی کلہوڑو سے لی گئی تصویر

Web version of PCTB textbook

5.6 پاکستان کے ماسٹر مجسمہ ساز

شاہد سجاد (1937 تا 2014ء)

شاہد سجاد پاکستان کے ممتاز اور بین الاقوامی شہرت یافتہ مجسمہ سازوں میں سے ایک ہیں۔ چھوٹی عمر میں ہی، وہ خطاطی میں دلچسپی لینے لگے اور جلد ہی اس ہنر میں مہارت حاصل کر لی۔ ڈرائنگ کی مشق کے ساتھ ساتھ انھوں نے سائن بورڈ پینٹرز کو کام کرتا دیکھ کر بہت کچھ سیکھا۔ وہ ایک کامیاب فن کار بن گئے، انھیں فلم سازی اور مصوری میں زیادہ دلچسپی تھی۔ ان کے موٹر سائیکل پر یورپ اور ایشیا بھر کے تین سالہ سفر نے دنیا کو ان کی بے چین طبیعت سے متعارف کروایا۔ وہ خاص طور پر بالی، فلپائن اور جاپان کی چوب کاری اور پیرس، فرانس کے موسی ڈ لووور میں رکھے گئے پال گوگین (Paul Gauguin) کے لکڑی کے مجسموں سے بے حد متاثر تھے۔

Web Version of PCTB textbook

شکل 5.20: شاہد سجاد کے لکڑی سے بنے ہوئے مجسمے (حوالہ: http://www.artnowpakistan.com/18379-2/)

شاہد سجاد نے اپنے پیشہ ورانہ کیریئر کا آغاز مجسمہ ساز کی حیثیت سے لکڑی کے بڑے بڑے اجسام پر مشتمل مجسموں (شکل 5.20) سے کیا۔ ان مجسموں کی تشکیل کے لیے وہ مشرقی بنگال کی دیہی ثقافت، لطافت اور خوبصورتی سے متاثر تھے۔ ایک جاپانی استاد سے تربیت حاصل

کرنے کے بعد انھوں نے" نامیاتی اشکال بنائیں جو انسانی اجسام سے ملتی جلتی تھیں"، اور انھیں کانسی کے چھوٹے مجسموں میں کاسٹ کیا۔ 1990ء کی دہائی کے آخر میں انھوں نے پھر سے لکڑی کے مجسمے اس طرح بنائے کہ وہ ایک ہی لکڑی کے ٹکڑے سے ماں، باپ اور بچے کے جسم کو تراش لیتے تھے۔ ان مجسموں میں ماں اور بچے کے مجسموں کے ایک دوسرے سے منسلک حصے کافی معنی خیز اور متاثر کن انداز میں بنائے گئے ہیں۔ وہ گرے ہوئے درختوں کی لکڑی کو تراش کر مجسمے تیار کرتے تھے، اور اس عمل کے دوران میں انھوں نے مختلف قسم کی لکڑی کے ٹیکسچر اور خصوصیات کے بارے میں سیکھا۔

1974ء میں کراچی آرٹس کونسل میں لکڑی اور کانسی کے مجسموں کی ان کی سولو Solo نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ 1977ء میں اسلام آباد میں منعقد ہونے والے قومی مجسمے کی نمائش میں انھوں نے پہلا انعام جیتا۔ انھوں نے 1981ء میں پاکستان آرمی کے لیے کانسی کا ایک میورل مجسمہ تیار کیا جس کا عنوان کیولری تھرو دی ایجز (Cavalry Through the Ages) تھا۔ کولڈ کاسٹ کانسی میں اگلا میورل مجسمہ کراچی کے میری ٹائم میوزیم کے لیے بنایا۔ 1994ء میں منعقد ہونے والی ایک نمائش میں انھوں نے بڑے مجسموں کا ایک مجموعہ پیش کیا جس کا عنوان میرے قدیم لوگ (My Primitives) تھا۔ ان مجسموں میں بنگلہ دیش کے رنگامتی جنگل میں ان کے دورے کی عکاسی کی گئی تھی۔ 1996ء میں، وہ نیشنل کالج آف آرٹس سے منسلک ہو گئے۔ وہ کراچی میں انڈس ویلی اسکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹیکچر کے بانی ارکان میں سے ایک تھے۔

رابعہ زبیری

رابعہ زبیری پاکستان کی صف اول کی خاتون مجسمہ سازوں میں سے ایک ہیں۔ وہ 1940ء میں ہندوستان میں پیدا ہوئیں اور انھوں نے اپنی زندگی پاکستان میں آرٹ اور آرٹ کی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے وقف کر دی۔ انھوں نے 1959 میں علی گڑھ یونیورسٹی انڈیا سے گریجویشن کیا۔ بعد میں انھوں نے گورنمنٹ کالج لکھنو میں مجسمہ سازی کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیا۔

رابعہ زبیری اپنی بہن ہاجرہ منصور کے ساتھ پاکستان میں آرٹ کی تعلیم اور نئے آرٹ انسٹی ٹیوٹ اور گیلریوں کے قیام کے فروغ کے لیے پرجوش انداز میں مصروف رہیں اور بعد میں پاکستان کے معروف فنکار منصور راہی کے ساتھ فنی کارناموں میں شمولیت اختیار کی۔ انھوں نے 1964ء میں کراچی کا پہلا آرٹ اسکول، کراچی اسکول آف آرٹ (کے ایس اے) قائم کیا۔ اس انسٹی ٹیوٹ نے متعدد عمدہ فنکاروں اور ماہرین تعلیم کی پیداوار کی تعریف کی۔

Web version of PCTB textbook

خاکہ 5.21: ترقی پسند دنیا کے نام امن کا پیغام، رابعہ زبیری کا مجسمہ نیشنل آرٹ گیلری پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس اسلام آباد پاکستان کے سامنے نصب

Web version of PCTB textbook

ان کا فنی شاہکار: سات اجسام پر مشتمل ایک آرٹ ورک، ہر ایک سات فٹ لمبا ایک سرکلر ساخت دس فٹ قطر میں ہے جس کا عنوان ہے: ''ترقی پسند دنیا کے لیے امن کا پیغام'' (شکل 5.21)۔ یہ کانسی کے فائبر اور اسٹیل میں تین سال کی گہری محنت کا نتیجہ ہے، اور یہ نیشنل آرٹ گیلری، اسلام آباد میں دِکھائے جانے والے قومی مجموعے کا حصہ ہے۔ وہ ایک عمدہ مصور بھی تھیں اور ان کی ڈرائنگ اکثر تعمیراتی خطوط لگتی ہے۔ ان کے فن پاروں کا موضوع انسانیت ہے۔ ڈرائنگ، مصوری اور مجسمہ سازی کے ذریعے سے، وہ دنیا کو محبت، معافی، سماجی انصاف اور امن (شکل 5.22) تلاش کرنے کے لیے آواز دیتا ہے۔ وہ آرٹ کے لیے متعدد قومی ایوارڈز کی وصول کنندہ ہیں جن میں صدر کا پرائڈ آف پرفارمنس اور لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ شامل ہیں۔

Web version of PCTB textbook

خاکہ 5.22: کلفٹن آرٹ گیلری کراچی پاکستان کے مجموعے میں رابعہ زبیری کا کانسی کا ایک مجسمہ